سورة المائدة

آيات ۵۷ - ۶۴

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا دِيۡنَكُمۡ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ
الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَالۡكُفَّارَ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ
كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوۡهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿٥٨﴾ قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ هَلۡ تَنۡقِمُوۡنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ
اَنۡ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَاَنَّ اَكۡثَرَكُمۡ
فٰسِقُوۡنَ ﴿٥٩﴾ قُلۡ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكَ مَثُوۡبَةً عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ مَنۡ لَّعَنَهُ
اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ ؕ
اُولٰۤئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا جَآءُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا
اٰمَنَّا وَقَدۡ دَّخَلُوۡا بِالۡكُفۡرِ وَهُمۡ قَدۡ خَرَجُوۡا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا كَانُوۡا
يَكۡتُمُوۡنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَاَكۡلِهِمُ
السُّحۡتَ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿٦٢﴾

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ
اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ
وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ
اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا
لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾

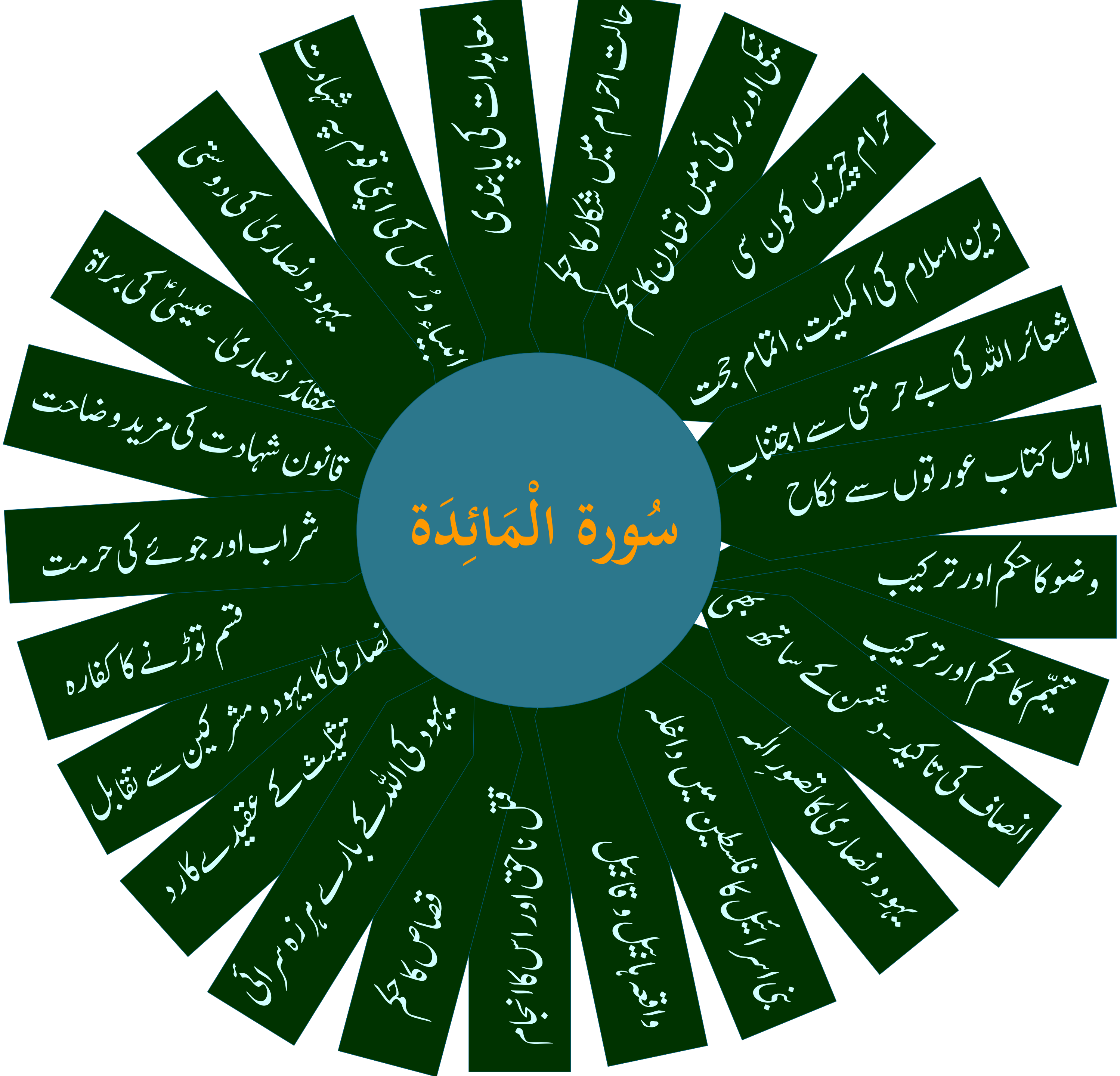
سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصور الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاء اور رسل کی اپنی قوم پر شہادت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

لَا تَتَّخِذُوا - نہ تم بناؤ

الَّذِيْنَ - ان کو (جنہوں نے)

اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ - بنایا تمہارے دین کو

هُزُوًا - تمسخر (ھ ز أ)

هَزَأَ يَهْزَأُ کسی کا تماشا بنانا، مذاق اڑانا

وَّلَعِبًا - اور تفریح

لعب - کھیل، فضول مصروفیات

مِّنَ الَّذِيْنَ - ان لوگوں میں سے جن کو

أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾

أُوتُوا الْكِتٰبَ - دی گئی کتاب

مِنْ قَبْلِكُمْ - تم سے پہلے

وَالْكُفَّارَ - اور (نہ ہی) کافروں کو

اَوْلِيَآءَ - (اپنا) کارساز

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور تقوی اختیار کرو اللہ کا

اِنْ كُنْتُمْ - اگر تم ہو

مُّؤْمِنِيْنَ - ایمان لانے والے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا دِيۡنَكُمۡ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ
الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَالۡكُفَّارَ اَوۡلِيَآءَ‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ
كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے پیش رو اہل کتاب میں سے جن
لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق اور تفریح کا سامان بنا لیا ہے، اُنہیں اور
دوسرے کافروں کو اپنا دوست اور رفیق نہ بناؤ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو

O ye who believe! take not for friends and protectors those who take your religion for a mockery or sport,- whether among those who received the Scripture before you, or among those who reject Faith; but fear ye Allah, if ye have faith (indeed).

وَاِذَا نَادَيۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوۡهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ‌ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡقِلُوۡنَ ۝۵۸

وَاِذَا نَادَيۡتُمۡ - اور جب تم پکارتے ہو

اِلَى الصَّلٰوةِ - نماز کی طرف

اتَّخَذُوۡهَا - تو وہ بناتے ہیں اس کو

هُزُوًا وَّلَعِبًا - تمسخر اور تفریح

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ - یہ اس لیے کہ وہ

قَوۡمٌ - ایک ایسی قوم ہیں جو

لَّا يَعۡقِلُوۡنَ - عقل نہیں رکھتے ہیں

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

جب تم نماز کے لیے منادی کرتے ہو تو وہ اس کا مذاق اڑاتے اور اس
سے کھیلتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے

When ye proclaim your call to prayer they take it (but) as mockery and sport; that is because they are a people without understanding.

محمد اقبال

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا

دین کا مذاق اڑانے والوں سے دوستی غیرت و حمیت کے خلاف ہے

- ان اہل کتاب کے بعض اشرار کا یہ رویہ تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مجلس مبارک میں آتے تو طریقے طریقے سے شرارتیں کرتے اور دل کے پھپھولے پھوڑتے۔
- یہاں ذکر ہے اس چیز کا جس کا یہ مذاق اڑاتے ہیں۔ اشارہ اذان کی طرف ہے —
- اس آیت سے اذان کے عظیم شعائر الٰہی میں سے ہونے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔
- ایمان لانے والوں کو بتایا جارہا ہے کہ تم اسلام کو واقعی اپنا دین قرار دے چکے ہو تو تمہیں اس دین سے ایک نسبت ہے اور اس دین کو تم سے نسبت ہے تو کیا تم یہ نسبت رکھتے ہوئے بھی ان لوگوں سے تعلق قائم کرنا برداشت کروگے , جو تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں؟
- اگر کوئی دین کی تذلیل اور بے عزتی برداشت کرنے کو تیار ہو جاتا ہے اور ان لوگوں کے ساتھ پھر بھی اس کا اٹھنا بیٹھنا، میل ملاپ ویسا ہی ہے تو یہ اس کی بے حمیتی کی دلیل ہے

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

اذان

- اذان اللہ تعالیٰ کے اذکار میں سے ایک عظیم ترین اور ایک اہم ترین ذکر ہے اور اللہ کے شعائر میں سے ایک ہے
- اذان کہنے اور سننے کی بہت فضیلت آئی ہے حدیث میں ہے کہ جن وانس بلکہ تمام ہی چیزیں جو مؤذن کی آواز سنتی ہیں قیامت کے دن اس پر گواہی دیں گی۔ فَإِنَّهُ: «لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ المؤَذِّنِ، جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ...(بخاری)
- "اگر لوگوں کو اذن اور پہلی صف کے اجر و ثواب کا علم ہو تو اور اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑے تو وہ قرعہ اندازی ضرور کریں" لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا، ...(بخاری)
- یہ سحر جو کبھی فردا ہے اور کبھی ہے امروز   نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
- وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود   ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ هَلۡ تَنۡقِمُوۡنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلُ ۙ

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - آپ کہہ دیجئے اے اہل کتاب

هَلۡ تَنۡقِمُوۡنَ مِنَّاۤ - کیا تم بیر رکھتے ہو ہم سے

نَقَمَ يَنْقِمُ ، نَقْمًا -

سزا دینا، انتقام لینا، بیر رکھنا

اِلَّاۤ اَنۡ - سوائے اس کے کہ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ - ہم ایمان لائے اللہ پر

وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا - اور اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف

وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلُ - اور اس پر جو نازل کیا گیا اس سے پہلے

وَاَنَّ اَكۡثَرَكُمۡ - اور اس حال میں کہ تم سے اکثر

فٰسِقُوۡنَ - نافرمانی کرنے والے ہیں

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ
اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

اِن سے کہو، "اے اہل کتاب ! تم جس بات پر ہم سے بگڑے ہو وہ اس
کے سوا اور کیا ہے کہ ہم اللہ پر اور دین کی اُس تعلیم پر ایمان لے آئے
ہیں جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور ہم سے پہلے بھی نازل ہوئی
تھی، اور تم میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں؟

Say: "O people of the Book! Do ye disapprove of us for no other reason than that we believe in Allah, and the revelation that hath come to us and that which came before (us), and (perhaps) that most of you are rebellious and disobedient?"

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ

یہود و نصاریٰ کی مسلمانوں سے دشمنی کی وجہ

- یہود و نصاریٰ کی مسلمانوں سے دشمنی کی وجہ اس کے سوا کیا ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہیں اس کتاب پر ایمان لائے جو اللہ کی طرف سے اتاری گئی اور ان کتابوں پر بھی ایمان لائے جو پہلے اتاری گئیں
- وہ مسلمانوں کو دنیا میں سب سے برا سمجھتے ہیں اور اس کے سبب سے مسلمانوں کے درپے آزار و انتقام ہیں
- لیکن اللہ نے فرمادیا ہے کہ اس کے نزدیک اپنے انجام کے لحاظ سے سب سے برے وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی، جن پر اللہ کا غضب ہوا اور جن کے اندر سے اس نے بندر اور خنزیر بنائے اور جنھوں نے طاغوت کی پرستش کی۔ یہ ٹھکانے کے لحاظ سے سب سے برے اور شاہرہ حق سے بعید تر ہیں۔ (اور یہ وہی فاسق یہود ہیں)
- اللہ نے ان کے بعض قبیلوں کو نافرمانی کی سزا کے طور پر بندر اور سوّر بنادیا تھا

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ ۚ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ

قُلْ هَلْ - آپ کہہ دیجئے کیا

أُنَبِّئُكُم - میں خبر دوں تم کو

بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ - اس سے زیادہ بری چیز کی

مَثُوبَةً - بطور بدلے کے (ث و ب)

مَثُوبَة - جزاء (ثواب)

عِندَ اللَّهِ - اللہ کے پاس

مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ - وہ لوگ لعنت کی جن پر اللہ نے

وَغَضِبَ عَلَيْهِ - اور اس نے غضب کیا جن پر

وَجَعَلَ مِنْهُمُ - اور اس نے بنایا جن میں سے

الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝۶۰

الْقِرَدَةَ - بندر

وَالْخَنَازِيْرَ - اور سوٌر

وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ - اور جنھوں نے غلامی کی طاغوت کی

اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ - وہ لوگ سب سے برے ہیں

مَّكَانًا - بلحاظ ٹھکانے کے

وَّاَضَلُّ - اور سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں

عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ - سیدھے راستے سے

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ
وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ
عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾

پھر کہو "کیا میں اُن لوگوں کی نشاندہی کروں جن کا انجام خدا کے ہاں فاسقوں
کے انجام سے بھی بدتر ہے؟ وہ جن پر خدا نے لعنت کی، جن پر اُس کا غضب ٹوٹا،
جن میں سے بندر اور سور بنائے گئے، جنھوں نے طاغوت کی بندگی کی ان کا درجہ
اور بھی زیادہ برا ہے اور وہ سَوَاءُ السَّبیل سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں

Say: "Shall I point out to you something much worse than this, (as judged) by the treatment it received from Allah? those who incurred the curse of Allah and His wrath, those of whom some He transformed into apes and swine, those who worshipped evil;- these are (many times) worse in rank, and far more astray from the even path!"

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ

یہود کی نافرمانیوں کی سزا

- اس آیت میں یہود کو براہِ راست جواب دینے کی بجائے انہیں تاریخ کا آئینہ دکھایا گیا ہے ۔ یہ اسلوب بھی اپنے اندر دعوی حکمت رکھنے کے باوجود ایسا مُسکِت ہے کہ جس کا جواب آج تک یہود سے بن نہ پڑا
- انہیں بتایا گیا کہ تمہارے وہ اسلاف جن کے تم وارث ہو، تم خوب جانتے ہو کہ اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں وہ کیسے بڑے بڑے عذابوں سے دوچار ہوئے۔
- تمہاری تاریخ ذلت اور مسکنت اور غضب کی داستان سے بھری ہوئی ہے جس کو تم بڑی آسانی سے دیکھ سکتے ہو
- جب انہوں نے تاریخی حوادث اور اللہ کے غضب سے کوئی سبق نہ سیکھا تو اللہ نے سبت کی صورت میں انھیں آزمایا۔ جب وہ اس آزمائش میں بری طرح ناکام ہوئے تو ان پر وہ سخت ترین عذاب آیا کہ جس میں انھیں بندر اور سور بنا دیا گیا

مَنْ لَّعَنَهُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ؕ

- سمندر کے کنارے یہود کی جو بستی آباد تھی اور جسے سبت کے قانون سے آزمایا گیا اور جس کی طرف اس آیتِ شریفہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس میں بہت اسباق ہیں
- اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اس کے غضب کو دعوت دیتی ہے
- اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش نافرمانی سے زیادہ بڑا گناہ ہے اور اس کی سزا بھی بڑی ہے
- نہی عن المنکر کا فریضہ - اللہ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے اور خلاف ورزی دیکھ کر خاموش رہنے والوں کا انجام اس واقعے کی رو سے ایک جیسا
- إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ، فَلَا يُنْكِرُونَهُ، فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ
- اللہ خاص لوگوں کے جرائم پر عام لوگوں کو سزا نہیں دیتا، جب تک عامۃ الناس کی یہ حالت نہ ہو جائے کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے برے کام ہوتے دیکھیں اور وہ ان کاموں کے خلاف اظہار ناراضی کرنے پر قادر ہوں اور پھر کوئی اظہار ناراضی نہ کریں، پس جب لوگوں کا یہ حال ہو جاتا ہے تو اللہ خاص و عام سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے - مسند ابن أبي شيبة

مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ ؕ

- بنی اسرائیل پر مختلف عذابوں کا ذکر فرما کر پروردگار نے ان کے ایک خاص جرم کا ذکر فرمایا
- ان کا ایک بہت بڑا جرم یہ تھا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے انھوں نے طاغوت کی پرستش کی
- طاغوت ہر اس قوت یا اقتدار کو کہتے ہیں جو اللہ کے مقابلے میں اپنی عبادت کرواتا ہے یا اپنے وضعی قوانین کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے قوانین کے مقابلے میں اپنے زیر تسلط ملک میں یا اپنے دائرہ اثر میں نافذ کرتا ہے اور اس کی اطاعت پر مجبور کرتا ہے
- جو لوگ اس کی غیر مشروط اطاعت کرتے ہیں، وہ طاغوت کی اطاعت کا جرم کرتے ہیں
- طاغوت ایک بادشاہ بھی ہو سکتا ہے، ایک ڈکیٹیٹر بھی، جمہوری ملک میں پارلیمنٹ بھی اور آزاد قبائل کی دنیا میں کوئی جرگہ یا پنچایت بھی۔ جب بھی کوئی اجتماعی قوت اللہ کے قانون کو نظر انداز کرکے اپنے قانون کو رائج کرے گی اور لوگوں کو اس کے سامنے جھکنے پر مجبور کرے گی، وہ طاغوت ہے
- طاغوت کی اطاعت کا ارتکاب، ایک کتاب اور شریعت رکھنے والی قوم کرے تو اس کی شناعت اور برائی میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے

مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ ؕ

- امت مسلمہ اور طاغوت کی پرستش
- اگر طاغوت کی بندگی اور اطاعت بنی اسرائیل کے لیے اس لیے سب سے بڑا جرم بن گئی کہ وہ ایک حامل شریعت امت تھی۔ تو امت مسلمہ نہ صرف کہ حامل شریعت امت ہے بلکہ یہ تو آخری امت ہے ۔ اگر وہ یہ کام کریں کہ اللہ کے قانون کی بجائے غیروں کے قانون پہ راضی ہوں ۔ تو جس صورتحال سے وہ دوچار ہیں اس کے نہ ہٹنے کی وجہ صاف معلوم ہو جاتی ہے
- بنی اسرائیل کے اسلاف کی اس تاریخ کو بیان کرنے کے بعد اس وقت کے بنی اسرائیل کے چند ایسے کرتوتوں کا ذکر کیا جارہا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ جس راستے پر ان کے اسلاف چلتے رہے، یہ اخلاف بھی اسی راستے پر چلنے کے لیے کوشاں ہیں
- اس لیے اب اگر انھیں شہادت حق کے منصب سے معزول کیا جارہا ہے تو انھیں بجائے اس پر برہم ہونے اور حسد کے پھپھولے پھوڑنے کے، اپنے اعمال کے آئینہ میں اپنی شکل دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝٦١

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ - اور جب بھی وہ آتے ہیں تمہارے پاس

قَالُوْٓا اٰمَنَّا - تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے

وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ - حالانکہ وہ داخل ہوئے ہیں] کفر کے ساتھ

وَهُمْ قَدْ - اور وہ

خَرَجُوْا بِهٖ - نکلے ہیں اس کے ساتھ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ - اور اللہ خوب جانتا ہے

بِمَا - اس کو جو

كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ - وہ چھپایا کرتے ہیں

وَاِذَا جَآءُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوۡا بِالۡـكُفۡرِ وَهُمۡ قَدۡ
خَرَجُوۡا بِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡتُمُوۡنَ ۝٦١

جب یہ تم لوگوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، حالانکہ کفر لیے ہوئے آئے تھے اور کفر ہی لیے ہوئے واپس گئے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں

When they come to thee, they say: "We believe": but in fact they enter with a mind against Faith, and they go out with the same but Allah knows fully all that they hide.

محمد اقبال

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾

یہود کے ایک مخصوص گروہ کی سازش کا ذکر

- یہود کا ایک گروہ کے لوگ جب مسلمانوں کی مجالس میں آتے تھے تو کہتے کہ ہم بھی تو مومن ہیں۔ آخر آپ ہمیں مومن تسلیم کیوں نہیں کرتے؟
- یہ ان کی شرارت تھی کہ کہتے کچھ تھے اور سمجھتے کچھ۔ عام مسلمان اس کی اس طرح کی باتوں سے دھوکے میں پڑتے اور ان سے ایک قسم کے حسن ظن میں مبتلا ہو جاتے
- لیکن دراصل یہ ان کی سازش تھی کہ تاکہ اس طرح وہ مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اسلام کے بارے میں یکسوئی نہ پیدا ہونے دیں
- اللہ نے اس سے باخبر کر دیا کہ یہ تمہاری مجالس میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں حالانکہ جس کفر کے ساتھ وہ آتے ہیں، اسی کفر کے ساتھ وہ واپس جاتے ہیں۔ ایمان نہ داخل ہوتے وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے، نہ نکلتے وقت

وَتَرٰى كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ‌ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۲﴾

وَتَرٰى - اور آپ دیکھیں گے

كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ - بہت سے لوگوں کو ان میں سے

يُسَارِعُوۡنَ - وہ جلدی کرتے ہیں

فِى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ - گناہ میں اور زیادتی میں

وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ - اور حرام کھانے میں

لَبِئۡسَ - یقیناً بہت برا ہے

مَا - جو

كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ - جو لوگ کیا کرتے ہیں

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾

تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے بکثرت لوگ گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں اور حرام کے مال کھاتے ہیں بہت بری حرکات ہیں جو یہ کر رہے ہیں

Many of them dost thou see, racing each other in sin and rancour, and their eating of things forbidden. Evil indeed are the things that they do.

محمد اقبال

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢

یہود کی اخلاقی پستی کا نقشہ . . .

- سابقہ آیت میں ان کے جھوٹے ایمان کا پول کھولا گیا
- یہاں ان کے خاص و عام کی اخلاقی اور اعتقادی برائیوں کا تذکرہ
- صرف یہی نہیں کہ وہ ان اخلاقی برائیوں کا کبھی کبھی ارتکاب کر بیٹھتے ہیں بلکہ یُسَارِعُوْنَ کے لفظ سے یہ عیاں ہے کہ یہ بداعمالیاں اور بداطواریاں ان میں رچ بس گئی ہیں
- وہ اب برائی کے ارتکاب میں اس حد کو پہنچ چکے ہیں جس میں برائی کا احساس تک ختم ہو جاتا ہے۔
- یہاں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بداعمالیاں کسی ایک دائرے میں بند نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کا رویہ ہر طرح کی برائی کی تصویر بن کے رہ گیا تھا۔
- جب کوئی قوم ان جرائم میں اس حد تک آلودہ ہو جائے کہ ان میں احساس گناہ بھی باقی نہ رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ معاشرہ اخلاقی طور پر دیوالیہ ہو کر رہ گیا ہے

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ - کیوں نہ ایسا ہوا کہ روکتے ان کو

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ - اللہ والے (درویش) اور علما

عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ - ان کی گناہ کی بات سے

وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ - اور ان کے حرام کھانے سے

لَبِئْسَ - یقیناً بہت برا ہے

مَا - وہ جو

كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ - وہ کر رہے ہیں

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾

کیوں اِن کے عُلماء اور مشائخ انہیں گناہ پر زبان کھولنے اور حرام کھانے
سے نہیں روکتے ؟ یقیناً بہت ہی برا کارنامہ زندگی ہے جو وہ تیار کر رہے
ہیں

Why do not the rabbis and the doctors of Law forbid them from their (habit of) uttering sinful words and eating things forbidden? Evil indeed are their works.

لَوۡلَا يَنۡهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَ الۡاَحۡبَارُ عَنۡ قَوۡلِهِمُ الۡاِثۡمَ وَ اَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ‌ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۶۳﴾

یہودی علماء کی فرض سے کوتاہی - امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت

- علماء و مشائخ کسی بھی قوم کی اخلاقی زندگی کے امین ہوتے ہیں
- یہود کی اخلاقی تباہی اس حد کو پہنچ گئی تھی کہ اس گروہ نے بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چھوڑدیں بلکہ یہ لوگ خود دنیوی محبت کے اسیر ہو کر ان تمام برائیوں میں ملوث ہوچکے تھے، جن میں ان کی قوم ملوث تھی۔
- ان کا گناہ صرف ان تک محدود نہیں تھا بلکہ دوسری قوم کے طبقات بھی ان کو دیکھتے ہوئے گناہ پر زیادہ دلیر ہو جاتے تھے۔
- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مشائخ اور علماء کے لیے پورے قرآن میں اس سے زیادہ سخت تنبیہ کہیں نہیں
- امام تفسیر ضحاک نے فرمایا کہ میرے نزدیک مشائخ اور علماء کے لیے یہ آیت سب سے زیادہ خوفناک ہے۔

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

- کسی بھی قوم کی خیریت و عافیت اس وقت تک ممکن ہے، جب تک ان میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والے باقی رہتے اور اپنا فرض انجام دیتے رہتے ہیں
- قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر خاص زور دیا ہے۔ قرآن کریم نے اس کام کو امت محمدیہ کی خصوصیات میں شمار فرمایا ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے کو سخت گناہ اور موجب عذاب قرار دیا ہے۔
- والَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، ولَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ، أَوْ لَیُوشِکَنَّ اللہ أَنْ یَبْعَثَ عَلَیْکُمْ عِقَابًا مِنْہُ، ثُمَّ تَدْعُونَہُ فَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ ۔ (رواه الترمذي)
- مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا , فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ , فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ , فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ , فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ , وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ –(ابن ماجه و مسلم)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ - اور کہتے ہیں یہود

يَدُ اللّٰهِ - اللہ کا ہاتھ

مَغْلُوْلَةٌ - بندھا ہوا ہے (غ ل ل)

غَلَّ يَغُلُّ ، غَلاًّ دھوکہ دینا، ملاوٹ کرنا، بیڑیاں / طوق پہنانا، بندھا ہونا

غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ - باندھے گئے ان کے ہاتھ

وَلُعِنُوْا - اور ان پر لعنت کی گئی

بِمَا قَالُوْا - بسبب اس کے جو وہ کہتے ہیں

بَلْ يَدٰهُ - بلکہ اس کے دونوں ہاتھ

مَبْسُوْطَتٰنِ - کھلے ہیں (ب س ط)

بَسَطَ يَبْسُطُ ، بَسْطًا بڑھانا، پھیلانا

مبسوط پھیلا ہوا، کھلا ہوا

يُنفِقُ كَيۡفَ يَشَآءُ ۚ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّ كُفۡرًا ؕ

يُنفِقُ - وہ خرچ کرتا ہے

كَيۡفَ يَشَآءُ - جیسے وہ چاہتا ہے

وَلَيَزِيۡدَنَّ - اور لازماً زیادہ کرے گا

كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ - بہت سے لوگوں کو ان میں سے

مَّآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ - وہ جو نازل کیا گیا

مِنۡ رَّبِّكَ - تمہارے رب کی طرف سے

طُغۡيَانًا - بلحاظ سرکشی کے

وَّ كُفۡرًا - اور بلحاظ کفر کے

وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ

وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ - اور ہم نے ڈالا ان کے درمیان

الْعَدَاوَةَ - عداوت

وَ الْبَغْضَآءَ - اور بغض

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن تک

كُلَّمَآ - جب بھی

اَوْقَدُوْا - وہ بھڑکاتے ہیں

(و ق د) وَقَدَ يَقِدُ آگ جلنا

نَارًا - آگ

اَوْقَدَ يُوْقِدُ آگ جلانا (IV)

لِّلْحَرْبِ - جنگ کی

اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝٦٤

اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ - تو بجھاتا ہے اس کو اللہ (ط ف أ)

أَطْفَأَ يُطْفِي - بجھانا، پھانک مار کر چراغ گل کرنا (IV)

وَيَسۡعَوۡنَ - اور وہ بھاگ دوڑ کرتے ہیں

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

فَسَادًا - فساد کرنے کو

وَاللّٰهُ - اور اللہ

لَا يُحِبُّ - نہیں پسند کرتا

الۡمُفۡسِدِيۡنَ - فساد کرنے والوں کو

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ
مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ
كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

یہودی کہتے ہیں اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں باندھے گئے ان کے ہاتھ ، اور لعنت پڑی
اِن پر اُس بکواس کی بدولت جو یہ کرتے ہیں اللہ کے ہاتھ تو کشادہ ہیں، جس طرح چاہتا ہے
خرچ کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جو کلام تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ
ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی و باطل پرستی میں الٹے اضافہ کا موجب بن گیا ہے، اور
(اس کی پاداش میں) ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لیے عداوت اور دشمنی ڈال
دی ہے جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اُس کو ٹھنڈا کر دیتا ہے یہ زمین میں
فساد پھیلانے کی سعی کر رہے ہیں مگر اللہ فساد برپا کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ

یہود پر اللہ کی لعنت اور دور حاضر میں اس کے اثرات

- انبیاء، دین اور شعائرِ دین کے ساتھ یہود کے مذاق کی مثالیں قرآن میں کئی جگہوں پر
- ان کا یہ قول (کفر) کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں-ان کے اس قول کا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی رحمت جو ہمارے لیے تھی وہ بند ہو گئی ہے، نبوت کی رحمت ہمارے لیے مختص تھی اور اب یہ دست رحمت ہماری طرف سے بند ہو گیا ہے
- یا اس کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مدینہ میں اسلام کے آنے بعد جو ان کی معیشت میں فرق پڑا تھا اس کا غبار ہلکا کرتے تھے
- اور انفاق کی ترغیب کے احکامات ملنے پر بھی وہ ایسی جسارتیں کرتے تھے جیسے وہ کہتے اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ (آل عمران-۱۸۱) اللہ فقیر ہے اور ہم غنی اور مالدار ہیں
- اللہ نے ان کے ان کفریہ کلمات کی بدولت ان پر لعنت فرمائی

كُلَّمَآ اَوۡقَدُوۡا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۴﴾

- یہ جنگ کی آگ لگانے اور بھڑکانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ان کے بارے میں یہ حقیقت تب بھی درست تھی اور آج بھی درست ہے
- رسول اللہ کو جتنی بھی بڑی بڑی لڑائیاں لڑنا پڑیں، ان تمام لڑائیوں کے پیچھے انہی یہود کا سازشی دماغ کارفرما تھا اور آج کی جنگوں کے پس پردہ سازشیں بھی انہی کی ہیں
- ان کا ایک کردار ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ زمین میں فساد برپا کرنے میں سرگرم رہتے ہیں
- اصل فساد فی الارض یہ ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت سے بے بہرہ کر لینا اور بغاوت و سرکشی پہ اتر آنا جس کے نتیجے میں اللہ کا قائم کردہ توازن بگڑ کر فساد کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ آپ ﷺ کے اس قول پہ غور فرمائیں "لوگو! اگر تم مجھ پر ایمان لا کر اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں دے دو تو تم دیکھو گے آج جب کہ کوئی قافلہ بھی خیریت سے سفر نہیں کر سکتا، ایک شخص ملک کے ایک کونے سے سونا اچھالتا ہوا ملک کے دوسرے کونے تک سفر کرے گا، لیکن راستے میں کوئی اسے میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کرے گا"

كُلَّمَآ اَوۡقَدُوۡا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۴﴾

- قرآن کریم یہاں اسی بات کی طرف توجہ دلا رہا ہے کہ یہود کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ وہ اللہ کی زمین پر انسانوں میں اللہ کا قانون نافذ کرنے کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے تھے
- اللہ نے ان کو حامل دعوت امت بنایا تھا، تاکہ وہ اعلائے کلمتہ الحق اور شہادت حق کا فریضہ انجام دیں۔ لیکن انھوں نے خود نافرمانی کی اور نافرمانی پر مبنی قانون کو رواج دے کر اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیا
- یہ اہل کتاب اگرچہ پیغمبروں کی اولاد ہیں اور اپنے یہاں اللہ کے دین کا پاکیزہ ورثہ بھی رکھتے ہیں، لیکن اللہ کو نسبتیں عزیز نہیں، بلکہ اپنی اطاعت پر مبنی عمل عزیز ہے
- اس لیے ان کا ماضی کچھ بھی رہا ہو، اب یہ مفسدین میں شامل ہیں اور اللہ کا قانون یہ ہے کہ وہ مفسدین سے نہیں، مصلحین سے محبت رکھتا ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ ان کو دوبارہ اللہ کے یہاں عزت کا مقام نصیب ہو تو پھر ان کے لیے ایک آخری موقع ہے (اس کا تذکرہ اگلی آیت کریمہ میں)